امام حسن علیہ السلام

www.emarsiya.com

کس قدر صلح کی تصویر حسیں ہوتی ہے

(بند:۷۷)

❁ ❁ ❁

کس قدر صلح کی تصویر حسیں ہوتی ہے — صلح تہذیب کی اک شرح مبیں ہوتی ہے
جادۂ فکر پہ تدبیر یقیں ہوتی ہے — صلح انساں کی شرافت کی امیں ہوتی ہے
کشمکش ختم نہیں ہوتی ہے شمشیروں سے
بات بنتی ہے تو بس صلح کی تدبیروں سے

قوت کار کی بالفعل گواہی ہے صلح — چشم خود دار کی بیدار نگاہی ہے صلح
منزل و رہبری و جادہ و راہی ہے صلح — جرأتیں جس میں ہیں حل ایسی ساہی ہے صلح
جس کی تحریر میں دستورِ یقیں ہوتا ہے
آدمی راہ سے بے راہ نہیں ہوتا ہے

صلح تدبیر کو تقدیر بنا دیتی ہے — صلح تخریب کو تعمیر بنا دیتی ہے
لبِ خاموش کو تقریر بنا دیتی ہے — صلح بگڑی ہوئی تصویر بنا دیتی ہے
صلح سے فہم کے چہرے پہ نکھار آتا ہے
صلح سے خود کو پرکھنے کا وقار آتا ہے

صلح کی راہ میں ہیں ہوش کی شمعیں روشن — صلح پیغامِ بہاراں ہے پئے صحن چمن
صلح وہ سعئ عمل صلح وہ معیارِ سخن — جو ہے ٹکراؤ میں ٹکراؤ سے بچنے کا چلن
کس نے موقع کی بہر حال نزاکت سمجھی
کس نے جز صلح یہاں خون کی قیمت سمجھی

www.emarsiya.com

صلح طاقت ہے مگر عقل بھی طاقت کے ہو ساتھ — صلح ہمت ہے مگر فہم بھی ہمت کے ہو ساتھ
صلح جرأت ہے مگر فکر بھی جرأت کے ہو ساتھ — صلح قوت ہے مگر عقل بھی قوت کے ہو ساتھ

صلح مردانِ شجاعت کا بھرم ہوتا ہے
مردِ شمشیر ہی بس مردِ قلم ہوتا ہے

جس کا جو ہے نظریہ، رہے قائم اس پر — جس کی جیسی ہے نظر اپنی رکھے ویسی نظر
ضبط ایسے میں مگر ڈھونڈ لے وہ راہگذر — جس میں ٹکراؤ نہ ہو اور ہو پر امن سفر

بچ کے ٹکراؤ سے امکان سفر کو پانا
صلح کہتے ہیں اسی راہ گذر کو پانا

حق سمجھنا ہے یہاں اور نہ حق سمجھانا — نہ کسی بحث گذشتہ میں نظر الجھانا
کوششیں ٹالنے کی ٹل جو سکے ٹکرانا — وہ سخن کہنا جو امکاں میں ہو جانا مانا

شرط کافر کی ہے اس میں نہ مسلمان کی ہے
صلح میں بات بس انسان سے انسان کی ہے

کشمکش جیسی بھی ہو سب کا بس انجام ہے صلح — تشنہ لب روح کو آسودگیٔ جام ہے صلح
خاص ہیں جنگ کے اسباب مگر عام ہے صلح — آگ اگلتی ہوئی راہوں میں سبک گام ہے صلح

سب کے پینے کا جو پانی ہے پیو پینے دو
ایک ہے صلح کا پیغام جیو جینے دو

صلح وہ ہاتھ کی شمشیر جو بن جائے قلم — صلح وہ شان توازن نہ کوئی بیش نہ کم
صلح وہ امن کا جادہ نہ کہیں پیچ نہ خم — صلح انساں میں ہے انساں کی شرافت کا بھرم

بدنظامی کو بھی تنظیم کی تدبیر جو دے
جوش وہ وحشتوں کو ہوش کی زنجیر جو دے

صلح ہے راہبر جادۂ تعمیر جہاد — صلح ہے شانہ کش زلفِ گرہ گیرِ جہاد
دیکھئے صلح کے ائینہ میں تصویرِ جہاد — اور کچھ صلح سے ہو جائی ہے تاثیر جہاد

صلح میں قوت شمشیر قلم بنتی ہے
صلح کی راہ میں تقدیر امم بنتی ہے

www.emarsiya.com

دشمنِ صلح بدل دیتے ہیں تعبیر جہاد — امن کی بات کو کر دیتے ہیں تقریرِ جہاد
معنیٔ قتل سے بس کرتے ہیں تفسیرِ جہاد — دوستوں اِس سے بگڑ جاتی ہے تصویرِ جہاد

آگ اور خون اگلتی ہوئی تلوار ہے جو
بس مجاہد ہے وہی دہر میں خونخوار ہے جو

بس مجاہد ہے وہی غیظ میں ڈوبا جو رہے — نام لے حق کا حقائق سے پرا ندھا جو رہے
بس مجاہد ہے وہی جوش سراپا جو رہے — آگ ہی آگ اگلتا ہوا شعلہ جو رہے

آشیاں پھونکے کبھی جوش میں گلشن پھونکے
برق بن بن کے گرے امن کے خرمن پھونکے

اپنے ایمان کا اک کبر ہو جس پر طاری — جس کی نظروں میں ہو اوروں کی روش غداری
فکر و تحقیق کی کوشش کو کہے مکاری — جنت و نار کو اپنی کہے ٹھیکیداری

عام انساں کی بھلائی کا کبھی نام نہ لے
بس مجاہد ہے وہی عقل سے جو کام نہ لے

رخ پہ عالم جو لئے پھرتا ہو بیزاری کا — حق کی نصرت میں مرقع سا ہو خونخواری کا
ذکر میں حق کے جو خنجر ہو دل آزاری کا — چھین لے حسن جو تہذیب و رواداری کا

خوب و ناخوب کا معیار بدل دیتا ہے
وہ مجاہد ہے جو اقدار بدل دیتا ہے

یوں مجاہد کی ہو تفسیر جو اپنے دل سے — دین فطرت کو نہ راس آئیں گے ایسے جذبے
کم سے کم سلم کا مفہوم سمجھ لے پہلے — تیری اس بات پہ غافل یہی کہنا ہے مجھے

دین فطرت کا سر انجام بدلنا ہوگا
تجھ کو اسلام کا خود نام بدلنا ہوگا

وہ مزاجِ عربی غیظ کی تصویر تھا جو — وہ مزاجِ عربی خون کی تحریر تھا جو
وہ مزاجِ عربی جنگ کی تعبیر تھا جو — وہ مزاجِ عربی شعلہ و شمشیر تھا جو

یہ محمدؐ کی تھی ہمت جو یہ پیغام دیا
جس نے اس ذہن کو اس ذوق کو اسلام دیا

بحثِ بیجا سے بدل جاتی ہے تصویر تمام — خدمت دین و یقیں ہو جو فتوحات کا نام
سامنے آئے گا اصلا نہ مزاجِ اسلام — یہی منزل ہے جہاں چاہئے معصوم امام
ساتھ قرآن کے انصاف نہ تفسیر کے ساتھ
ہو نہ پس منظرِ تصویر جو تصویر کے ساتھ

اہل شر پیش کیا کرتے ہیں شرطیں ایسی — جس کو مانے نہ کسی طرح فریقِ ثانی
کوششیں صلح کی باتوں میں بھی ہوتی ہیں یہی — ختم کیا ہونا جو الجھن ہے وہ کم ہو نہ کبھی
ذہن مفسد کو کبھی بھاتی نہیں صلح کی بات
ذوقِ تخریب کو راس آتی نہیں صلح کی بات

روح پر رہتا ہے انساں کے مسلسل جو کھنچاؤ — ذہن پر پڑتے ہیں بے نام قیاسات کے گھاؤ
کھاتا ہی رہتا ہے دل سینے میں بے تاؤ کا تاؤ — عقل پر ہوتا ہے موہوم خیالوں کا گھراؤ
ذوق یوں کربِ مسلسل تو نہیں سہ سکتا
آدمی جنگ کی حالت میں نہیں رہ سکتا

دیرپا ہوتی نہیں تیغ کی شمشیر کی فتح — کہیں تخریب سے ہو سکتی ہے تعمیر کی فتح
زخم ہی زخم ہے غافلِ تبرو تیر کی فتح — صلح کی فتح ہے بس عزّت و توقیر کی فتح
حکمتِ چارہ گری ذہن کے بیماروں کی
دھار مڑ سکتی ہے بس صلح سے تلواروں کی

اپنے شک اپنے ہی ظن اپنے ہی ذہنوں کا فتور — اپنے ہی وہم کی تقصیر نگاہوں کا قصور
اپنی طاقت کا گھمنڈ اپنے وسائل کا غرور — چھین لیتا ہے طبیعت سے توازن کا شعور
صلح اک معرکۂ ہوش و خبر ہوتی ہے
صلح اک ضابطۂ فکر و نظر ہوتی ہے

دوپہر کون سی ہے ڈھل کے نہ جو شام بنی — صلح ہی مصلحِ ہر لغزشِ اقدام بنی
صلح تفہیمِ عمل، حکمتِ افہام بنی — صلح کی امن مزاجی تھی جو اسلام بنی
معتبر کتنا حقیقت میں قلم صلح کا ہے
نامِ اسلام سے کیا ربطِ اہم صلح کا ہے

www.emarsiya.com

دین کی فتح ہے اک منظرِ ہجرت سے عیاں — فتحِ حق دین کی تھا بدر و احد کا میداں
معرکہ فتح کا خندق کی تھی وہ ضربِ گراں — دیں کی تاریخ میں لیکن یہ حدیبیہ کی شاں
صلح کو حکمتِ دیں رفعتِ دیں کہتی ہے
جس کو قرآں کی زباں فتحِ مبیں کہتی ہے

ہاں وہی ہاتھ رہا بدر و احد میں جو علم — ہاں وہی ہاتھ جو تھا دین کا خندق میں بھرم
ہاں وہی ہاتھ تھا جس ہاتھ میں خیبر کا علم — ہے اسی ہاتھ میں اس صلح کا بھی آج قلم
جس کی اک شان جدا مصرفِ شمشیر میں ہے
ہاں وہی ہاتھ یہاں صلح کی تحریر میں ہے

فیض اس صلح کا اخلاص مؤدت کی فضا — اس کی تدبیر سے منصوبۂ دیں عام ہوا
فتح مکہ میں ہے انجام کا اس کے نقشہ — کس قدر وزن ہے اس صلح کا سوچو تو ذرا
دیں کی شمشیر ہی کیا صرف یداللہ میں ہے
قلمِ صلح بھی دستِ اسد اللہ میں ہے

فتح مکہ میں نظر آتی ہے اسلام کی شاں — ہاں یہ وہ فتح ہے خود عقل ہے جس پر حیراں
نہ یہاں آگ لگی اور نہ کھنچی تیغ یہاں — نہ ہوا قید کوئی اور نہ ہوئی قطع زباں
بات کیا دیں کی بنائی ہے حدیبیہ نے
فتح کی راہ دکھائی ہے حدیبیہ نے

صلح کو قبضۂ شمشیر عطا کرنا تھا — صلح کو جوہر تقریر عطا کرنا تھا
صلح کو دامنِ تطہیر عطا کرنا تھا — ایک پس منظر تصویر عطا کرنا تھا
شرطیں طے ہونے میں ہو احمدؐ مختار کا ہاتھ
اور تحریر میں ہو حیدرِ کرارؑ کا ہاتھ

دیکھ کر صلح کی شرطیں تو پیمبرؐ کو سمجھ — اور ان شرطوں کی تحریر میں حیدرؑ کو سمجھ
اے مسلماں روشِ طاہر و اطہر کو سمجھ — صرف بہتر نہیں بہتر سے بھی بہتر کو سمجھ
ڈھونڈنا چاہئے طوفاں میں سدا ساحل کو
مستقل حق کے یہ پیغام ہیں مستقبل کو

دیکھئے صلح حدیبیہ میں شک کے سائے　　مانا جن کا نہ ممکن تھا وہ شرطیں لائے
جہل کے رعب میں ہر لفظ پہ جھگڑے آئے　　غیر تو غیر ہیں جو ساتھ میں تھے گھبرائے
شک میں دیکھو نہ شکایت کے سخن میں دیکھو
صلح کو احمدؐ و حیدرؑ کے چلن میں دیکھو

صلح کی شانِ جہادی ہے جہادِ اکبر　　صلح تہذیب و توازن کا ہے دلکش منظر
حق کی تاریخ میں جب صلح کے دیکھے دفتر　　کہیں سرخی ہیں محمدؐ کہیں عنواں شبّرؑ
ایک معیار کی تعمیر نظر آتی ہے
ہو بہو ایک ہی تصویر نظر آتی ہے

صلح ہر ایک سے ممکن ہے جو صالح ہو مذاق　　وہ مدینہ ہو کہ مکہ ہو کہ ہو روم و عراق
کشمکش جنگ کشاکش ہیں سدا قلب پہ شاق　　کفر والے ہوں کہ ہوں سامنے اربابِ نفاق
یہ سبق پہلے رسولِ عربی سے سیکھو
پھر یہی درس دل و جانِ نبیؐ سے سیکھو

آج بھی صلح کے جادے پہ اگر پڑتے ہیں گام　　یاد رکھئے گا کہ راضی نہ کبھی ہوں گے عوام
صلح اس صبر و تحمل کے تقاضے کا ہے نام　　جس کا قرآن نبیؐ جس کی ہے تفسیر امام
جادۂ صلح پہ جس وقت قدم بڑھتا ہے
دینے الزام خود اپنوں کا قلم بڑھتا ہے

شک بنوت پہ ہوئے طنز ہوئے شبّرؑ پر　　جن کو ایمان کا دعوا تھا ہوئے وہ خود سر
زعم میں جوشِ عقیدت کے جو بہکی ہے نظر　　سخنِ تلخ کے ناوک ہوئے معصوم پہ سر
ہاں یہ شبّرؑ کا کلیجہ تھا جو یہ جبر سہا
ظلم خود اپنوں کا مولا نے بصد صبر سہا

صلح مضبوط کا کمزور پہ احسان نہیں　　صلح تجدید نہیں رعب کا فرمان نہیں
صلح کچھ اور ہے بیعت کا یہ اعلان نہیں　　صلح کی راہ پہ چلنا کبھی آسان نہیں
اِس کو ذی فہم محمدؐ کا چلن کہتے ہیں
صلح کی راہ پہ چلنے کو حسنؑ کہتے ہیں

www.emarsiya.com

وہ حسنؑ دیں کو ملی جس سے یقیں کی منزل　　کفر و بدعات کے طوفاں میں وہ حق کا ساحل
وہ حسنؑ جس سے کہ آساں ہوئی کیا کیا مشکل　　جس کے پہلو میں محمدؐ کا دھڑکتا ہوا دل
دین کے درد کے درماں کو حسنؑ کہتے ہیں
مصطفےٰؐ کے جگر و جاں کو حسنؑ کہتے ہیں

وہ گلستان پیمبرؐ کا مہکتا ہوا پھول　　وہ دل و جان نبیؐ وہ جگر و جان بتولؑ
جس کی آمد پہ تھی وہ کیفیت قلب رسولؐ　　وحی کا پہلے پہل دل پہ ہوا جیسے نزول
دل احمدؐ کی مسرت کو حسنؑ کہتے ہیں
پارۂ قلب نبوت کو حسنؑ کہتے ہیں

وہ حسنؑ حق کا امیں جس سے ملی حق کو اماں　　وہ حسنؑ سورۂ کوثر کو ملی جس سے زباں
وہ حسنؑ قلب شریعت کو ملی جس سے تواں　　وہ حسنؑ دین کی جو روحِ عمل عزمِ جواں
رخ پہ شاہی کے جو تھا دین کا پردہ چھینا
ظلم سے عدل کی تاویل کا حربہ چھینا

معجزہ حق کا تھی اس کی روشِ صبر و شکیب　　دین کی جس سے بڑھی زین تو اسلام کی زیب
اہل بدعت کا شریعت سے ہوا دور آسیب　　نہ چلا اہل سیاست کے تقدس کا فریب
دیں کے رشتے سے جو تھا پاس و ادب چھین لیا
نام پر حق کے جو تھا رعب وہ سب چھین لیا

بن گیا کھیل زمانے میں تفوق عددی　　بے نیازی کے سلیقوں میں مزاج صمدی
اپنے ہر لمحہ کے دامن میں لئے ایک صدی　　وہ حسنؑ جس کی ہے ہر سانس نوید ابدی
داروئے امن فسادِ دل و جاں کو بخشی
جس نے بنیادِ یقیں دورِ گماں کو بخشی

وہ حسنؑ جس کی تھی اک بات میں پنہاں سو بات　　وہ امیدوں کی کرن جتنی ہی تاریک ہو رات
وہ حسنؑ مصلحِ احساس و خیال و جذبات　　وہ حسنؑ جس کی روش بن کے رہی حق کی حیات
بے یقینی میں رہے قاطع ہر شک میثم
نشر حق کرتے رہے بیس برس تک میثم

جس نے خاموشیوں کو جوہرِ گفتار دئے — کربلا ساز بنے بڑھ کے وہ کردار دئے
جس نے انسانوں کو اسلام کے معیار دئے — وہ حسنؑ جس نے نئے زیست کے اقدار دئے
جس نے دکھلایا سلامت کا امیں ہے اسلام
تاج اور تخت کا محتاج نہیں ہے اسلام

وہ حسنؑ جن کو کہیں قائدِ اقدامِ حسینؑ — جس کے آغاز سے وابستہ تھا انجامِ حسینؑ
وہ حسنؑ جس کی سحر بڑھ کے بنی شامِ حسینؑ — ساتھ ہی ساتھ رہا نامِ حسنؑ نامِ حسینؑ
ہے کراں تابہ کراں صرف قیادت اِن کی
بیٹھتے اٹھتے ہے عالم میں امامت ان کی

خلق میں خُلقِ محمدؐ کی یہ تنویریں ہیں — یہ محمدؐ کے حسیں خواب کی تعبیریں ہیں
یہ محمدؐ کے خیالات کی تفسیریں ہیں — جن سے تکمیلِ محمدؐ ہے وہ تصویریں ہیں
فضل ان کے جو محمدؐ کا شرف بن کے رہے
تھے نواسے پہ یہ نانا کا خلف بن کے رہے

اشرف و اکمل و اعلیٰ تھے زمانے میں نبیؐ — اک فضیلت تھی پر ایسی جو بظاہر نہ ملی
نہ تھا منظور جو قدرت کو رہے کوئی کمی — جد کی تکمیل کمالات نواسوں سے ہوئی
وہ شہادت کہ جو ہر اوج سے افزوں ٹھہری
قامتِ خاصِ نبوت پہ وہ موزوں ٹھہری

دو شہادت کے ہیں عنوان خفی اور جلی — ایک عنوان کی تکمیل یہ شانِ حسنی
ایک عنوان کی تکمیل حسینؑ ابنِ علیؑ — کس قدر ان سے نمایاں ہیں خدوخالِ نبیؐ
کل یہ کب اوج تھا جو آج نظر آتا ہے
ہر طرف منظرِ معراج نظر آتا ہے

کیا پیغمبرؐ کی نگاہوں میں ہے رتبہ ان کا — اوج ہر اوج سے عالم میں ہے بالا ان کا
کس قدر طاہر و معصوم ہے نقشہ ان کا — بس محمدؐ ہی محمدؐ ہے سراپا ان کا
قائدِ خلق میں سردارِ جہاں بھی ہیں یہی
حد یہ ہے سیدِ شبّانِ جناں بھی ہیں یہی

www.emarsiya.com

بس ہے اِن کا ہی محمدؐ کا سکوتی انداز — صاف آواز محمدؐ کی ہے ان کی آواز
کیوں نہ یہ عالمِ امکاں میں ہوں سب سے ممتاز — آئینے جن کو محمدؐ سا ملا آئینہ ساز
سوچ کر ان کے شرفِ فکر نے دم توڑ دیا
جیسے بعد ان کے مصور نے قلم توڑ دیا

وہ نواسے کہ جو توقیر ہیں نانا کے لئے — اک نمونہ ہیں شرافت کا یہ دنیا کے لئے
خلق ان کے لئے یہ خالقِ اعلیٰ کے لئے — خضرِ ہر نقشِ قدم ان کا ہے بینا کے لئے
ان تک آیا جو رسولِ دوسرا تک پہنچا
مختصر یہ ہے کہ ساتھ ان کے خدا تک پہنچا

آبرو سورۂ کوثر کی ہے ان کے دم سے — ان کو مت ناپئے پیمانۂ بیش و کم سے
ان کے عرفاں کا ہے معیار الگ عالم سے — فخرِ آدم ہیں یہ پوچھو شرفِ آدم سے
نہ کہوں کیسے کہ ہر فضل و فضیلت لے لی
یوں رہے خلق میں سردارئ جنت لے لی

شرفِ فکر و بیاں مدح و ثنا ہے ان کی — دلِ مایوس کی تسکین صدا ہے ان کی
اوج سائل کا جو ہے جود و سخا ہے ان کی — پردۂ غیرتِ مجبور عطا ہے ان کی
کیا ہے تہذیب مساوات و اخوت پوچھے
ان کے دل سے کوئی انسان کی رفعت پوچھے

دیکھ ہاں صلح کی شرطوں میں تحفظ دیں کا — اختلافوں کو پرکھ صلح کی شرطوں میں ذرا
کوئی اپنائے تو ہر سانس ہے ایماں افزا — اور نہ اپنائے تو ہو جائے وہ کافر بخدا
اک مسلماں سے یہ کہنا ہو عمل قرآں پر
تبصرہ کیا یہ نہیں ہے روشِ ایماں پر

صلح کہتی نہیں حق پر ہو فریقِ ثانی — صلح ہے سعی کے قابو میں ہو شر سامانی
صلح بندش ہے کہ حالات نہ ہوں من مانی — حیثیت اس کی ہے کیا شرط نہ جس نے مانی
امن سے جنگ کی حالت تھی بدلنے کے لئے
صلح منزل نہیں اک راہ تھی چلنے کے لئے

صلح آغاز تھی انجام سمجھنے والو   صلح کو سرخیِ اکرام سمجھنے والو
صلح کو فتحِ حق شام سمجھنے والو   شبّری صلح کو انعام سمجھنے والو

ہے صداقت کی سند صلح اگر شبّرؑ کی
پھر حدیبیہ میں کیا صلح تھی پیغمبرؐ کی

کفر و الحاد کے آثار کو کیا کہیئے گا   اموی سیرت و کردار کو کیا کہیئے گا
نبوی صلح کے معیار کو کیا کہیئے گا   اُن حدیبیہ کے کفار کو کیا کہیئے گا

تھے جو بہتر وہی ہر حال میں بہتر ٹھہرے
کامراں تخت کو ٹھکرا کے بھی شبّر ٹھہرے

اضطرار آ ہی گیا تھا یہ معاً بعدِ نبیؐ   صاحبِ تاج جو ہیں دین کے حاکم ہیں وہی
حاکمِ وقت میں ہوتا نہیں امکانِ بدی   چھین لیتا ہے نظر نظمِ عقیدت مندی

بات بڑھ کر یہ عقائد میں خلل تک پہنچی
کچھ بڑھی اور تو صفّین و جمل تک پہنچی

حق کا معیار مراحل کو عطا کرنا تھا   سلسلہ راہ کا منزل کو عطا کرنا تھا
راز طوفان کا ساحل کو عطا کرنا تھا   اک توازن نگہ و دل کو عطا کرنا تھا

رُاہِ دیں سے ہو الگ جادۂ تزویرِ نفاق
کُھل کے آجائے ذرا سامنے تصویرِ نفاق

حق و ناحق کا اک الجھا ہوا طوفان ہے اب   ربط خود اپنے ہی جذبے سے پریشان ہے اب
نہ ہے تحریف نہ تاویل کا امکان ہے اب   دورِ راشد یہ نہیں آپ ہی اعلان ہے اب

اب امارت سے سر انجامِ خلافت بدلا
ماننے والوں نے اعلانِ رسالت بدلا

ہوسِ جاہ و امارت کا ہے الجھا ہوا دام   جہل ہی جہل عمل لب پہ شریعت کا ہے نام
مکر تاویل میں ڈوبا ہوا ہے ہر اقدام   رونق کعبہ کو چھینے نہ کہیں مرکزِ شام

دیں کا دشمن جو ہے دیں کی نہ کہیں اصل بنے
ہاشمی فضل کی وارث اموی نسل بنے

www.emarsiya.com

شبری صلح اسی سعیٔ صداقت کا ہے نام   لے سکیں اہل دغا مکر سیاست سے نہ کام
یا تو اس راہ پہ آئے جو ہے راہ اسلام   یا پھر اٹھ جائیں جو کردار پہ پردے ہیں تمام

دین کی راہ پہ یوں نظم حکومت آئے
کھل کے یا سامنے تصویر بغاوت آئے

اب کہیں آپ کہ حاصل ہوا مقصد کہ نہیں   آ گئی سامنے کھل کر روش بد کہ نہیں
ہو گیا اپنا عمل اپنی ہی خود رد کہ نہیں   حق و ناحق کی نمایاں ہوئی سرحد کہ نہیں

اب سیاست کے فسوں کار نہیں چھپ سکتے
اب کہیں دین میں غدار نہیں چھپ سکتے

ہاں اسی صلح کا یہ فیض ہے اے اہل خبر   دین اب تخت حکومت کے نہیں زیر اثر
خود بہ خود ذوق کو حاصل ہوئی تمیز بشر   ہاں اسی صلح کے کل بیس برس کے اندر

وہ جو پردے میں سیاست کے تھی تعمیر یزید
سامنے آ ہی گئی کھل کے وہ تصویر یزید

ظلم کو عدل بنائے تھے ستم کے بانی   جہل کا فسق کا سر سے ہوا اونچا پانی
ہٹ گئی پاس سے خود تاب وتب ایمانی   شبّری صلح کی اللہ رے اثر سامانی

جو نہ آئے تھے وہ لب ہائے بیاں پر آئے
بس کہ جو چور تھے دل میں وہ زباں پر آئے

سخت سے سخت ہو وضع احادیث کا جال   سانس لینا ہوا آیات الٰہی کا محال
جیسے بے بس ہو کوئی ہو گیا قرآں کا یہ حال   نہ رہا زعم حکومت میں حکومت کو خیال

امر حق حال سے بے حال ہوا جاتا ہے
دین بازیچۂ اطفال ہوا جاتا ہے

حق کی تاثیر سے پاتا تھا ٹھوکے جو ضمیر   سخت ہو جاتی تھی کچھ اور ستم کی زنجیر
اف وہ تاویل وتصرف کی بھیانک تدبیر   اہل حق کے تھے گلے اور جفا کی شمشیر

ظلم کی تیغ سے اصحاب نبیؐ قتل ہوئے
ہائے کیا کیا نہ پرستار نبیؐ قتل ہوئے

بعد ہر قتل کے محسوس یہ جب ہوتا تھا　　ذکر میں فکر میں ہے نام علیؑ کا زندا
یاد جب آتا تھا ماضی کا وہ پسپا ہونا　　تلخ ہو جاتا تھا کچھ اور نفاقی لہجا
لب پہ کہنے کے لئے دین کی تقریریں تھیں
انتقام احد و بدر کی تدبیریں تھیں

شدت جور گرفتاریٔ جاں تک پہنچی　　سازشِ کفر و دغا جبر عیاں تک پہنچی
بات کب سے تھی چلی اور کہاں تک پہنچی　　بڑھتے بڑھتے روش ظلم یہاں تک پہنچی
جگر و جان رسولؐ دوسرا کو مارا
زہر دے کر حسنؑ سبز قبا کو مارا

ہائے وہ زہر میں ڈوبی ہوئی مظلوم کی رات　　آہ بھرتی ہوئی رنجور کی مغموم کی رات
رات تاریکیٔ مایوس میں محروم کی رات　　آخری دہر میں وہ سید مسموم کی رات
رات یہ ہر ستم و جور کا عنواں بھی ہے
شب عاشور بھی ہے شام غریباں بھی ہے

فرض اک رات میں کیا کیا نہ ادا شہ نے کئے　　جونشاں خاص بزرگوں کے تھے بھائی کو دئے
ایک تعویذ لکھا بازوئے قاسمؑ کے لئے　　یوں وصیت کی کوئی خون جگر جیسے پئے
چشم نمناک سے اشکوں کی لڑی گرنے لگی
کربلا جیسے نگاہوں کے تلے پھرنے لگی

سامنے آنکھوں کے کیا درد کا منظر دیکھا　　پارہ پارہ جسد قاسمؑ بے پر دیکھا
خشک بھائی کا گلا، ظلم کا خنجر دیکھا　　کوفہ و شام میں بہنوں کو کھلے سر دیکھا
فکر و احساس میں کہرام نظر آتا ہے
ہر طرف سامنے ''الشام'' نظر آتا ہے

ماں کی چادر میں بھی پیوند بہتر تھے لگے　　طشت میں اب ہیں کلیجے کے بہتر ٹکڑے
کربلا سامنے لائے گی بہتر لاشے　　حال کیا ہے کوئی پوچھے یہ دل مضطر سے
درد خود اپنے کلیجے میں ہے کیا یاد نہیں
کربلا یاد ہے کچھ اس کے سوا یاد نہیں

www.emarsiya.com

شہ مسموم کی وہ آخری حسرت افسوس　　جد کے پہلو میں ملی آہ نہ تربت افسوس
سرکشی ظلم کی لے آئی وہ شدت افسوس　　جسد مردہ پہ پیکان شقاوت افسوس
اموی ظلم و جفا ایک ہی محور پہ رہا
کل جو حمزہؓ پہ ستم تھا وہی شبرؑ پہ رہا

زہر شق دل کو کرے اور حکومت خاموش　　تیر میت پہ چلے اور حکومت خاموش
ظلم اس درجہ بڑھے اور حکومت خاموش　　جد کا پہلو نہ ملے اور حکومت خاموش
کوئی تفتیش نہ ہو جبرِ حکومت ہے یہی
سازشِ ظلم یہی ظلم میں شرکت ہے یہی

شبّری صلح کا اعجاز یہ بعدِ شبّر　　ضبط کی نظم کی معراج کا جیسے منظر
سیرتیں کیسی بنادی تھیں تحمل پیکر　　صلح کا ہاتھ رہا ہاشمی تلواروں پر
جیسے آیات کا پر تو لئے تفسیر بڑھے
نہ تھے شبّر تو اسی راہ پہ شبّیر بڑھے

تھی یہی راہ یہی جادۂ حق پرور تھا　　لے چلے جس پہ جنازے کو شہ کرب و بلا
ماں کی تربت کے قریں بھائی کا لاشہ سونپا　　شبّری صلح ہی اب جادۂ شبّیر بنا
مہر ڈوبا تو فلک پر مہ و اختر ابھرے
ہاں اسی صلح سے کیا دین کے پیکر ابھرے

آبرو بن کے شریعت کی بہتر ابھرے　　کربلا ساز زمانے میں جو بنکر ابھرے
شان سجادؑ میں برداشت کے جوہر ابھرے　　قاسم و اکبرؑ و عباسؑ دلاور ابھرے
وہ سجائے ہوئے معیار اسی صلح کے ہیں
وہ بتائے ہوئے کردار اسی صلح کے ہیں

شبّری صلح ہے یا دین کا معصوم نظام　　سامنے صبح بلا آئے کہ آفات کی شام
حیلہ و مکر سے لے کوئی کہ تحریف سے کام　　تھا اسی صلح کے جادے پہ ہر اک حق کا امام
بات بیعت کی نہ اس صلح میں جب تک آئی
سامنے تیغ کی جھنکار نہ تب تک آئی

ہاں قلم روک لے بانوؔ کہ ہے اب وقتِ دعا
عرض کر شہ کے توسل سے کہ اے میرے خدا
ٹوٹتا جاتا ہے اب صبر سے دل کا رشتہ
بڑھ چلے ظلم و ستم جور و جفا حد سے سوا
چشم کو نور نگاہوں کو صفائی دے دے
میرے مالک مجھے آفت سے رہائی دے دے

●●●

www.emarsiya.com

امام سید سجادؑ

کٹ گیا شاہؑ کا سر عصر کا ہنگام آیا

(بند:۶۳)

۱۱؍نومبر۱۹۸۲ء مطابق ۲۴؍محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، جمعرات
(سید پور، سلطانپور)